سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سوموار، 26۔ فروری 2018

(یوم الاثنین، 9۔ جمادی الثانی 1439ھ)

سولھویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 17

991

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔ فروری 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) رجسٹریشن 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) رجسٹریشن 2018 پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: درج بالا رپورٹس کی نقول 8 اور 9۔ فروری 2018 کو مہیا کر دی گئیں)

992

(سی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون صدقہ و خیرات پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ و خیرات پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صدقہ و خیرات پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

993

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار،26۔فروری 2018

(یوم الاثنین،9۔جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دو پہر 2بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہوگئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
بھر دے بھر دے میرے آقا میری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سروسامان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے
سگ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بے دم
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تینوں کھڑے ہوگئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قومی اخبارات کے اندر اور الیکٹرانک میڈیا میں China SECP کی طرف سے دوبارہ اس بات کو repeat کیا گیا ہے، انہوں نے تحریری طور پر گورنمنٹ آف پاکستان کو لیٹر بھیجا ہے کہ فیصل سبحان نامی شخص کے اکاؤنٹ سے 2۔ارب روپیہ جو وہاں پر اس نے ایک dummy، ایک thread company کے اکاؤنٹ میں جمع کروایا تھا اور تحقیقات کے نتیجہ میں فیصل سبحان نے اس بات کا اعتراف کر لیا کہ اس رقم سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے، یہ رقم شریف برادران کی ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! فیصل سبحان اس دن سے غائب ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جھوٹ، جھوٹ۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ اربوں روپے کی کرپشن کا معاملہ ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب خود یہاں ایوان میں آکر اس بات کی وضاحت کریں۔ ورنہ ہم

اور قوم یہ سمجھنے پر مجبور ہو گی کہ فیصل سبحان کو جان بوجھ کر غائب کروایا گیا ہے اور پچھلے تین مہینے سے وہ غائب ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملتان میٹرو بس میاں شہباز شریف کے لئے پاناما ثابت ہو گی، اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طریقے کے ساتھ ملتان میٹرو بس کے اندر اربوں روپے کی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں، نیب نے اس کو take up کیا ہے، 2۔ ارب روپیہ trace ہو گیا ہے اور ایک ارب روپیہ مزید اس اکاؤنٹ کے اندر جانا تھا۔

جناب سپیکر! ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ نہ صرف ملتان میٹرو بلکہ میٹرو بسیں جتنی بھی یہاں پر بنی ہیں ان سب کے contracts یہاں پر ایوان میں لائے جائیں، خود میاں محمد شہباز شریف آ کر ایوان کو ان ساری تفصیلات سے آگاہ کریں اور ان کے اوپر جو الزامات لگے ہوئے ہیں ان الزامات کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری گزارش سنیں۔ آپ بھی اس ایوان میں موجود تھے، میں بھی موجود تھا، اسی میٹرو بس پر میرے خیال میں کوئی پچاس دفعہ discussion ہو چکی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میٹرو بس پر نہیں ہوئی۔ (شور و غل)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب بھی سوال pending ہیں۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان سے بات کر رہا ہوں۔ عباسی صاحب! آپ بیٹھ جائیں، مجھے ان سے بات کرنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب بھی سوال pending ہیں، جواب نہیں آئے، میرے تین دفعہ سوال pending ہوئے ہیں۔ (شور و غل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ فیصل سبحان کو غائب کیا گیا ہے، پچھلے تین ماہ سے اس کا سراغ نہیں مل رہا اور اسے اغواء کر کے غائب کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! کوئی کسی کو غائب نہیں کر سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ فیصل سجان میاں محمد شہباز شریف کا فرنٹ مین ہے اس لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو کہیں کہ وہ فوری طور پر یہاں آکر اپنے سارے اس roleکی وضاحت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب آجائیں تو وہ بتادیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! احد چیمہ کو معطل کرنے کی بجائے آپ نے اسے گریڈ 20 میں ترقی دے دی ہے۔ ایک کرپٹ افسر جسے suspendہونا چاہئے تھا حکومت نے اسے promoteکر دیا ہے۔ یہ تو کرپشن کو promoteکرنے والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب تک اس کی صفائی نہیں آجاتی، وہ بری نہیں ہو جاتا اسے معطل ہونا چاہئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بات کرلوں؟ بات یہ ہے کہ کسی کی پروموشن ایک دن کے اندر نہیں ہو جاتی کہ بیٹھے بٹھائے آپ کسی کو promoteکر دیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اسے تو ایک گھنٹے میں promoteکر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقاعدہ ایک بورڈ کے تحت پروموشن ملتی ہے۔ اس کا check service careerکیا جاتا ہے اور یہ پنجاب حکومت نہیں بلکہ وفاقی حکومت پروموشن کرتی ہے۔ اس میں پنجاب کا کوئی roleنہیں ہوتا۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ کا سوال ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن اپنی اپنی سیٹوں
پر کھڑے ہو کر نعرے بازی کرنے لگے)

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار بھی اپنی اپنی سیٹوں
پر کھڑے ہو کر نعرے بازی کرنے لگیں)

فتیانہ صاحب! اگر آپ نے بات نہیں کرنی تو میں یہ سوال dispose ofکر دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ٹیلیویژن پر دیکھ رہا تھا، ٹکر چل رہا تھا کہ آپ کے چیئرمین کی طرف سے direction تھی کہ آپ نے ایوان کا ماحول خراب کرنا ہے۔ جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ سوال کریں۔فتیانہ صاحب! آپ سوال کریں میں سن رہا ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ سنیں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو خاموش کرائیں تو میں بات کرنے دوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر9172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے ملازمین، ادارے اور انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9172: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، تفصیل عہدہ، گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(د) مالی سال2016-17 کے دوران کتنی رقم اس محکمہ کو فراہم کی گئی ہے اس کی مد وار تفصیلات بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا انڈسٹری مالکان کو کون کون سی سہولیات یا خدمات فراہم کر رہا ہے؟

(و) اس ضلع میں کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل ادارے بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے بیس ملازمین ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ
1۔	ڈسرکٹ آفیسر	17
2۔	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر	17
3۔	انسپکٹر آف بوائلر	16
4۔	سٹینوگرافر	15
5۔	سینئر کلرک	14
6۔	سینئر کلرک	14
7۔	سینئر کلرک	14
8۔	اسسٹنٹ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر	11
9۔	سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ	11
10۔	جونیئر کلرک	11
11۔	جونیئر کلرک	11
12۔	جونیئر کلرک	11
13۔	جونیئر کلرک	11
14۔	ڈرائیور	4
15۔	نائب قاصد	3
16۔	نائب قاصد	2
17۔	نائب قاصد	2
18۔	نائب قاصد	1
19۔	سویپر	2
20۔	چوکیدار	1

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے دو دفاتر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر انڈسٹریز پرائسز اوزان وپیمائش، بمقام کمشنر آفس فیصل آباد

2۔ انسپکٹر آف بوائلرز فیصل آباد سرکل بمقام پیپلز کالونی فیصل آباد

(ج) اس ضلع میں درج ذیل چار انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں۔

1۔ پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد۔

2۔ فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ نزد ساہیانوالہ انٹرچینج، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔

3۔ ویلیو ایڈیشن سٹی نزد کھرڑیانوالہ چوک، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔

4۔ ملت انڈسٹریل اسٹیٹ، ملت روڈ فیصل آباد

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ صنعت کی حالیہ پالیسی کے تحت انڈسٹری مالکان کو کسی بھی قسم کی صنعت لگانے کے لئے پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ حالیہ پالیسی کے تحت محکمہ صنعت ایک سہولت کار کا کردار ادا کر رہا ہے جبکہ محکمہ ہذا کے فرائض میں انڈسٹری مالکان کو مفید معلومات فراہم کرنا اور صنعتوں کے فروغ کے لئے ان کی راہنمائی کرنا شامل ہے۔ انڈسٹری مالکان کے مسائل اور ان کے حل کے لئے مثبت تجاویز کو حکومتی سطح تک پہنچانا شامل ہے۔

(و) فی الحال کوئی نئی انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے یہاں پر چار انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی ہیں میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کب قائم کی گئی تھیں اور ان locations پر کیوں قائم کی گئی تھیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ کی بات کرنے کے بعد پھر یہی ماحول ہو گا تو میں معذرت چاہتا ہوں میں آپ کو floor نہیں دے سکتا۔ اگر آپ یہ گارنٹی دیتے ہیں کہ۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم اسمبلی اس لئے آتے ہیں کہ یہاں ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ میری بات سنیں، قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے، آپ بات کریں لیکن اس طرح کا ماحول نہیں ہو گا۔ اگر آپ گارنٹی کرتے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل اجازت دی ہے، آپ کو بھی بات کرنے کی اجازت دوں گا اور عارف عباسی صاحب کو بھی بات کرنے کی اجازت دوں گا لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم بات کرنے کے لئے آتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کو اپنے ہی بات نہیں کرنے دے رہے۔ میں نے آپ کو floor دیا تھا۔ محترمہ! خاموش ہو جائیں۔ میاں صاحب! آپ گارنٹی کریں کہ بات کرنے کے بعد یہ سارے معزز ممبران آرام سے بیٹھ جائیں گے۔ میں اس وقت بات کرنے دوں گا جب آپ گارنٹی دیں گے۔ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ حزب اقتدار کی طرف سے معزز خواتین نہیں بولیں گی۔ میں نے قائد حزب اختلاف کو موقع دیا انہوں نے اپنی بات مکمل کی اس کے بعد انہوں نے اشارہ کیا کہ سارے کھڑے ہو جائیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کو موقع بھی ملتا ہے اور اس کے بعد آپ شور بھی کرتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے قائد حزب اختلاف کو موقع دیا ہے اور اس کے بعد آپ کو دینا ہے لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے۔جی، احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر بول دیا ہے۔ مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد میں چار انڈسٹریل اسٹیٹس بنائی گئی ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹیں چھوڑ کر
جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آکر نعرے بازی کرنے لگے
اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکنا شروع کر دیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ نے بات نہیں کرنی، کیا آپ نے بات نہیں کرنی؟ جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 8572 جناب ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9205 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9100 جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9242 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ محترمہ بات نہیں کرنا چاہتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9246 بھی محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے لیکن محترمہ بات نہیں کرنا چاہتیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9114 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9114: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں موجود تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کو سال2014 تا2017 میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں، سال وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز ان تعلیمی اداروں کو ہر سال کس شرح سے فنڈ فراہم کئے جائیں فنڈز کی مکمل تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں فراہم کئے گئے، فنڈز کس کس مد اور کن کن کاموں پر خرچ کئے گئے، مکمل تفصیل سے اس ایوان آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع لاہور کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) سال2014 تا2017 میں ضلع لاہور کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں طلباء کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئیں۔

ٹیوٹا کے زیر انتظام فنی تعلیمی اداروں میں طلباء کی مالی معاونت نہ کی جاتی ہے البتہ مستحق طلباء کو قواعد وضوابط کے مطابق tuition fee مکمل یا جزوی معاف کی جاتی ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

علاوہ ازیں چھ ماہ تک کے کم دورانیہ کے انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈرون کورسز میں زیر تعلیم طلباء کو مفت فنی تربیت کے ساتھ ماہانہ1000 روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا کے زیر انتظام ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل چھ ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں لائبریری کی سہولت موجود ہے۔

1. جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور
2. جی سی ٹی رائیونڈ روڈ، لاہور
3. جی سی ٹی (برائے خواتین)، لٹن روڈ، لاہور
4. جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور
5. جی ٹی ٹی آئی، گلبرگ لاہور
6. جی ٹی ٹی آئی، مغلپورہ لاہور

مزید یہ کہ ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل فنی تعلیمی اداروں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر ہے۔

1. جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور
2. جی اے ایم ٹی آئی، لاہور
3. جی ٹی ٹی آئی گجر پورہ، لاہور

جبکہ مندرجہ ذیل اداروں میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے۔

1. جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور
2. جی ٹی ٹی آئی (خواتین) ٹاؤن شپ، لاہور
3. جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور
4. جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور

ٹیوٹا سے فارغ التحصیل طلباء کو کاروبار کے لئے اخوت کے اشتراک سے قرضہ حسنہ بھی فراہم کیا جارہا ہے تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید یہ کہ ضلع لاہور میں موجود ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کی فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2014 تا 2017 ضلع لاہور کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کو فراہم کردہ مالی فنڈز کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور کے تمام ٹیکنیکل اداروں کے سربراہان کو تنخواہ / مالی معاوضہ دیا جاتا ہے جبکہ ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل اداروں کے سربراہان کو سرکاری رہائش کی سہولت میسر ہے۔

1. جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور
2. جی سی ٹی رائیونڈ روڈ، لاہور
3. جی ٹی ٹی آئی (خواتین) ٹاؤن شپ، لاہور
4. جی ٹی ٹی آئی مغلپورہ، لاہور
5. جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور
6. جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا as it is کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میری ایک دو تجاویز ہیں کہ جب گورنمنٹ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ان ٹیکنیکل اداروں کو اتنا زیادہ فنڈ دیتی ہے تو اس کا کوئی positive result بھی آنا چاہئے لیکن پیسا ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ٹیکنیکل کالج گلبرگ کی حالت کافی خراب ہے، وہاں پر سیوریج کھلا ہے اس کے ڈھکن غائب ہیں، پارکنگ کا proper انتظام نہیں ہے اور جو کلاسز ہوتی ہیں ان میں سٹوڈنٹس کو کافی مشکلات ہیں۔

جناب سپیکر! میری ایک تجویز یہ بھی ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی فیس ضرور رکھی جائے کیونکہ جب کوئی چیز بالکل free میں ہوتی ہے تو اس کی وہ قدر نہیں ہوتی اور سٹوڈنٹس اس کا اتنا اچھا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ کی تجاویز نوٹ کر لی گئی ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9382 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! آج آپ کی یہی ڈیوٹی ہے؟ اگلا سوال نمبر 9206 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے یہ سوال pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 9384 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9207 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9417 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9237 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ وہ اپنے سوال کا نمبر نہیں پکار رہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9496 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9407 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9532 چودھری طارق سبحانی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9408 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔ جی، جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! شور اتنا زیادہ ہے کہ مجھے کچھ سُنائی نہیں دے رہا۔ مہربانی کر کے میرے سوال کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس سوال نمبر9556 کوpending کیا جاتا ہے۔تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات وماہی پروری سے متعلقہ تفصیلات

*8572: جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات ،جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ساہیوال میں محکمہ کے زیر کنٹرول رقبہ پر جنگلات لگائے گئے ہیں اگرہاں تو ان جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) یہ جنگلات کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی دیکھ بھال پر کتنا عملہ متعین ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں اور اگر ضلع ساہیوال میں جنگلات کا رقبہ نہیں ہے تو حکومت ضلع ساہیوال میں مختلف مقامات پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں حکومت کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ میں سال2014سے سال2016تک کتنی تعداد اور مالیت کے درخت لگائے گئے ہیں؟

(د) ان جنگلات سے حاصل ہونے والی آمدنی کی تفصیل جنوری2013سے آج تک کی فراہم کی جائے اوراخراجات کتنے ہوئے ہیں؟

(ہ) ضلع ساہیوال میں مچھلی فارم کتنے ہیں اور محکمہ عوام الناس کو پروٹین کی فراہمی کے لئے فش فارمنگ کو promote کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات محکمہ کررہا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال میں لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگلات	کل رقبہ	محل وقوع
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	11531.70ایکڑ	چیچہ وطنی شہر کے ساتھ ایل بی ڈی سی اور لاہور کراچی ریلوے لائن کے درمیان واقع ہے۔
2	کینال سائیڈ	827کلومیٹر	LBDCبرجی نمبر 255 تا 547اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات۔
3	روڈ سائیڈ	211کلومیٹر	کمالیہ بورے والا روڈ، بہاولنگر عارف والا روڈ، ساہیوال پاکپتن روڈ ساہیوال نور شاہ روڈ
4	ریل سائیڈ	58کلومیٹر	لاہور کراچی ریلوے لائن گیمبر تا میاں چنوں

(ب) ساہیوال ضلع میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام رقبہ کی تفصیل جُز الف میں دی جاچکی ہے رقبہ ہذا کی حفاظت پر تعینات عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگل	SDFO/RFO	فارسٹر	فارسٹگارڈ	کل تعینات عملہ کی تعداد
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	02	08	22	32
2	کینال سائیڈ	02	06	14	22
3	روڈ سائیڈ		0	06	06

(ج) ضلع ساہیوال میں جنگلات کے رقبہ پر سال2014 تا2016 تک لگائے گئے درختوں /پودہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگل	تعداد پوداجات	مالیت
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	6,75,180	67,51,800
2	کینال سائیڈ	31,690	3,16,900
3	روڈ سائیڈ	28,760	10,22,400
	ٹوٹل	7,35,630	81,96,700

(د) ضلع ساہیوال میں جنگلات کی آمدن ماہ جنوری2013 تا مارچ2017 درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگل	غیر ترقیاتی اخراجات	ترقیاتی اخراجات	آمدن
1	چیچہ وطنی پلانٹیشن	3,62,13,427	3,85,81,007	17,86,71,334
2	کینال سائیڈ/روڈ	1,24,16,751	950000	1,12,90,201
	کل رقم	48630178	39531007	189961535

(ہ) ساہیوال میں پرائیویٹ شعبہ میں کل51 مچھلی فارم ہیں جن کا رقبہ238ایکڑ ہے۔ محکمہ ماہی پروری عوام الناس کو اعلیٰ کوالٹی کی پروٹین کی فراہمی کے لئے صوبے میں فش فارمنگ کو پروموٹ کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات اُٹھا رہا ہے۔

(الف) فش فارم بنانے کے لئے کسان حضرات کو مفت تکنیکی سہولیات فراہم کرتا ہے تکنیکی سہولیات فراہم کرنے کے لئے محکمہ ماہی پروری کا ہر ضلع میں دفتر موجود ہے جس کا ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ہیڈ کرتا ہے ضلع ساہیوال میں یہ دفتر 16 عمر بلاک شاداب ٹاؤن پاکپتن چوک، ساہیوال میں واقع ہے۔

(ب) فش فارم کی جگہ کے پانی اور مٹی کا محکمہ کی سرکاری لیبارٹریز سے مفت تجزیہ۔

(ج) فش فارمز بنانے کے لئے کسان حضرات کو محکمہ زراعت سے زرعی نرخوں پر بلڈوزر کے حصول کو ممکن بنانا۔

(د) مچھلی کی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کے لئے راہنمائی مہیا کرنا۔

(ر) فش فارمز حضرات اور پرائیویٹ فش ہیچریز مالکان کو مچھلی کی مصنوعی افزائش نسل و فش فارمنگ کی مفت تربیت۔

(ہ) ارزاں نرخوں پر قابل کاشت مچھلیوں کے پونگا/بچہ مچھلی کی فراہمی۔

اس کے علاوہ محکمہ ماہی پروری پرائیویٹ شعبہ میں فش فارمنگ کو promote کرنے کے لئے سالانہ ترقیاتی سکیموں کے تحت کئی انقلابی اقدامات اُٹھا رہا ہے جن میں چند ایک کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. فش فارمنگ کی جدید ٹیکنیکس (Techniques) جیسا کہ کیج کلچر اور کم جگہ سے زیادہ پیداوار کا حصول وغیرہ کو متعارف کروانا۔

ii. بہتر معیار کی حامل مچھلیوں کی اقسام کے پونگا کی درآمد۔

iii. مچھلی فارمنگ کی پیداواری لاگت کو کم کرنے اور زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے میچنگ گرانٹس کے تحت سولر پاور پمپس کی فراہمی۔

iv. صوبہ پنجاب کے پوٹھوہار ریجن میں سمال ڈیم فشریز کی ترقی۔

v. جنوبی پنجاب کے کھارے پانی کو استعمال میں لانے کے لئے کھارے پانی میں کاشت ہونے والی مچھلی کی اقسام کی افزائش کا فروغ۔

لاہور شہر میں اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9242: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اشیاء خورد نوش کی قیمتوں کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں نے سال2015-16 میں کتنے جرمانے کئے حکومت نے آمد رمضان سے قبل اشیائے خورد نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا پیشگی اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جس کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر خود ہیں۔ نوٹیفکیشن ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہ کمیٹی پندرہ روزہ/ماہانہ کی بنیاد پر اشیاء ضروریہ کی طلب رسد اور قیمتوں کا موازنہ کرتی ہے اور نئی قیمتوں کا اجراء کرتی ہیں۔ کمیٹی کے رمضان سے قبل خصوصی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں جس میں تمام انتظامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ رمضان2016 سے قبل میٹنگ کے منٹس ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) اشیاء کی نوٹیفائیڈ قیمتوں پر فروخت کے لئے60 پرائس مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں جو کہ قیمتوں کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اور موقع پر سخت سزا دیتے ہیں۔

سال2015-16 میں ضلع لاہور میں مجسٹریٹس نے238,575 انسپیکشن کی15290 ایف آئی آر درج کیں21,584 افراد کو گرفتار کیا گیا اور11,211,150 روپے جرمانہ کیا گیا۔

حکومت نے رمضان سے پہلے اشیاء کی ارزاں نرخوں پر دستیابی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

1. رمضان کی آمد سے دو ماہ قبل کنٹی جینسی پلان کی تیاری کی جاتی ہے۔ جس میں رمضان بازاروں کا قیام اور ڈیوٹی روسٹرز جاری کیا جاتا ہے۔
2. انجمن تاجران، پولٹری ایسوسی ایشن، شوگر مل وڈیلرز ایسوسی ایشن گھی مل ایسوسی ایشن فلور ملز ایسوسی ایشن سے خصوصی طور پر میٹنگز کی جاتی ہیں جس میں ان سے ذخیرہ اندوزی نہ کرنے اور اشیاء کی ڈیمانڈ کے مطابق فراہمی کی یقین دہانی کروائی جاتی ہے۔ لاہور شہر میں 31 رمضان بازار اور ایگریکلچر فیئر پرائس شاپس قائم کی گئی جہاں پر اشیاء ہول سیل اور سبسڈائزڈ قیمتوں پر فراہم کی جاتی تھیں۔
3. گھی و آئل پر 10 روپے فی کلو گرام رعایت۔ چکن میٹ پر 15 روپے انڈوں پر 8 روپے فی درجن چینی پر 10 روپے فی کلو آٹے پر تقریباً 13 روپے فی کلو رعایت دی گئی۔ 11 اشیاء ہول سیل ریٹ پر فراہم کی گئیں۔(سیب، کیلا، آلو، پیاز، ٹماٹر، کریلا، بھنڈی، کدو، چنا، دال مسور اور چاول) 5 اشیاء پر 10 روپے فی کلو سبسڈی دی گئی۔(دال چنا، بیسن، دال ماش، مسور، کھجور)
4. عوام کو مفت سحری و افطاری مہیا کرنے کے لئے فری افطار و سحری دستر خوان قائم کئے جاتے ہیں۔

صوبہ بھر میں سال 16-2015 میں چوری کی گئی لکڑی اور جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*9246: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کس کس جگہ جنگلات موجود ہیں اوران جنگلات کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) سال 16-2015 میں سرکاری جنگلات سے لکڑی چوری کے کتنے واقعات ہوئے، کتنے کیسز درج کئے گئے اور کتنوں کو سزا ہوئی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام جنگلات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔7000سے زائد عملہ جنگلات کی حفاظت پر مامور ہے اور نقصان کی صورت میں ملزمان کے خلاف کارروائی کرتا ہے جس میں عوضانہ وصولی، ایف آئی آر درج کروانا اور سول عدالتوں میں نقصان جنگل کے بابت قلندرہ جات کی شکل میں ڈائریکٹ کیس بھجواتا ہے۔ لکڑی چوری اور ناجائز قبضہ روکوانے کے چند جنگلات میں پولیس اور محکمہ جنگلات کے ملازمین پر مشتمل پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔

(ب) جنوبی زون ملتان:

سال16۔2015 میں سرکاری جنگلات سے لکڑی چوری کے درج ذیل واقعات ہوئے اور پرچہ پولیس درج کرائے گئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

شمالی زون راولپنڈی:

راولپنڈی سرکل:

سال16۔2015کے دوران سرکاری جنگلات لکڑی چوری کے 1980 واقعات ہوئے 08، کیسز میں جرمانہ وصول نہ ہونے کی وجہ سے FIRs دررج کرائی ہیں، جبکہ 1972 فارسٹ کیسز میں لکڑی چوروں سے شیڈول ریٹ کے مطابق جرمانہ وصول کیا گیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فارسٹ ڈویژن	سال	تعداد فارسٹ کیسز	وصول شدہ جرمانہ	تعدادFIR	مالیت
راولپنڈی جنوبی	2015-16	275	21,36,285	02	100,000
راولپنڈی شمالی	2015-16	311	26,37,040	06	4,68,000
مری	2015-16	267	20,28,150	--	--
اٹک	2015-16	293	18,69,625	--	---
جہلم	2015-16	388	25,18,568	--	--
چکوال	2015-16	438	30,75,771	--	--

میزان	2015-16	1972	1,42,65,439	08	5,68,000

لکڑی چوروں کے خلاف جو FIRs درج کرائی گئی ہیں وہ مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

سرگودھا سرکل: سال 16-2015 میں سرکل سرگودھا کی تمام ڈویژن ہائے (سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بھکر) میں درج کیسز اور سزا شدہ کیسز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈویژن	ٹوٹل کیسز درج شدہ	سزا کیے گئے کیسز
1۔	سرگودھا	375	112
2۔	خوشاب	280	261
3۔	میانوالی	406	91
4۔	بھکر	489	159
	ٹوٹل	1550	623
	ٹوٹل شمالی زون راولپنڈی	3522	2595

وسطی زون، لاہور:

لاہور سرکل: لاہور فارسٹ سرکل میں سال 16-2015 کے دوران 426 فارسٹ کیسز درج ہوئے جن کی مالیت۔/91,90,585 روپے بنتی ہے جن میں سے 203 فارسٹ کیسز کا جرمانہ۔/12,68,945 وصول کیا گیا ہے۔ 80 فارسٹ کیسز میں ملازمین کے خلاف کارروائی ہوئی اور ملازمین کی جانب سے 32 فارسٹ کیسز کی FIRs کی مالیت ۔/8,80,180 روپے مختلف پولیس سٹیشن میں درج کروائے گئے۔

	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز
ٹوٹل لاہور سرکل	426	283

گوجرانوالہ سرکل:

1. گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن میں سال 16-2015 میں 69 لکڑی چوری کے واقعات ہوئے جن میں سے 65 واقعات میں ملزمان سے۔/5,13,827 روپے جرمانہ و عوضانہ وصول کیا گیا ان میں سے 4 مقدمات کا اندراج مختلف تھانہ ہائے میں ہوا جو اس وقت مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔
2. گجرات فارسٹ ڈویژن میں سال 16-2015 میں 118 لکڑی چوری کے واقعات ہوئے جن میں سے 106 واقعات میں ملزمان سے مبلغ۔/7,45,700 روپے اس وقت

مختلف عدالتوں کے ذریعے جرمانہ و عوضانہ وصول کیا گیا ان میں سے 12 مقدمات کا اندراج مختلف تھانہ ہائے میں ہوا جو کہ زیر سماعت ہیں۔

3. سیالکوٹ فارسٹ ڈویژن میں دوران سال 16-2015 میں لکڑی چوری کے 75 واقعات ہوئے جن کی مالیت۔/13,35,365 روپے ہوئی ان میں سے تعدادی 58 مقدمات ملزمان سے مبلغ۔/8,89,385 روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا ان میں سے 10 مقدمات جن کی مالیت۔/2,78,740 روپے ہوئی جو پراسیکیوٹڈ ہو کر متعلقہ عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں اور لکڑی چوری کے 3 مقدمات جن کی مالیت۔/99,240 روپے ہے متعلقہ تھانہ جات میں درج ہوئے جن کے چالان مرتب ہو کر متعلقہ عدالت میں زیر سماعت ہیں ان میں سے تعداد 4 مقدمات جن کی مالیت۔/68,000 روپے ہے اس کے علاوہ نقصان جنگل کے جرم میں سرکاری فرائض منصبی کی ادائیگی بروقت نہ کرنے کی پاداش میں متعلقہ اہلکاروں کے خلاف پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے نقصان جنگل کے برابر ۔/68,000 روپے ریکوری عمل درآمد کرنے کے علاوہ دیگر سزائیں بھی دی گئی ہیں۔

	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز
ٹوٹل گوجرانوالہ سرکل	262	239

فیصل آباد سرکل:

سال 16-2015 کے دوران فیصل آباد فارسٹ سرکل فیصل آباد میں سرکاری لکڑی چوری کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

کل فارسٹ کیسز	کیسز کمپاؤنڈ	پراسیکوشن کیسز	ایف آئی آر	کارروائی برخلاف عملہ
221	188	1	11	21
26.34 لاکھ	14.30 لاکھ	20 ہزار	7.20 لاکھ	4.64 لاکھ

رینج مینجمنٹ سرکل:

دوران سال 16-2015 میں چراگاہ ڈویژن چکوال میں لکڑی چوری کے 311 کیسز اندراج ہوئے اور لکڑی چوری سے مبلغ۔/1191500 روپے عوضانہ سرکار وصول کیا گیا۔

	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز
ٹوٹل وسطی زون	1220	1021
	ٹوٹل کیسز درج شدہ	فیصلہ کئے گئے کیسز

ٹوٹل پنجاب (16۔2015)	9878	7503

ساہیوال میں درخت لگانے، لکڑی چوری
اور ملازمین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9382: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کی حدود میں کس کس جگہ اور روڈز پر محکمہ جنگلات نے درخت لگائے ہیں؟

(ب) اس ضلع کی حدود میں محکمہ کا کتنا رقبہ کس کس جگہ، روڈز اور کینال پر ہے؟

(ج) اس ضلع کی حدود میں سال 2016 سے آج تک لکڑی چوری کے کتنے کیس کس کس تھانہ میں درج ہوئے ہیں؟

(د) کتنے مقدمہ جات محکمہ جنگلات کے ملازمین کے خلاف لکڑی چوری کے درج ہوئے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ جگہ تعیناتی اور جس جگہ سے لکڑی چوری ہوئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال تحصیل ساہیوال اور تحصیل چیچہ وطنی پر مشتمل ہے اور ضلع ساہیوال کی ہر دو تحصیل میں لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل ساہیوال میں لگائے گئے درختوں کی تفصیل:

نمبر شمار	نام سڑکات/کینال	ایونیو کلومیٹر
1	محمد پور روڈ اڑانگہ	32ایونیو کلومیٹر
2	ساہیوال عارفوالہ روڈ تا L-9/108 شریں والہ	51ایونیو کلومیٹر
3	ایل بی ڈی سی برجی نمبر 359/L-323	73ایونیو کلومیٹر

تحصیل چیچہ وطنی میں لگائے گئے درختوں کی تفصیل:

نمبر شمار	نام سڑکات/ذخیرہ	سال	ایونیو کلومیٹر
1	ذخیرہ چیچہ وطنی	2015-16	100ایکڑ
	ذخیرہ چیچہ وطنی	2016-17	707ایکڑ
2	لنک روڈ چک L-14/16 تا 20 فارم اقبال نگر	2015-16	40ایونیو کلومیٹر

(ب) تحصیل ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول رقبہ کی تفصیل

نمبر شمار	نام قسم جنگلات	کل رقبہ	محل وقوع
1	کینال سائیڈ	301 کلومیٹر	LBDC بر جی نمبر 255 تا 359 اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات
2	روڈ سائیڈ	109 کلومیٹر	بہاولنگر عارف والہ روڈ، ساہیوال پاکپتن روڈ، ساہیوال نور شاہ روڈ۔
3	ریل سائڈ	24 کلومیٹر	لاہور کراچی ریلوے لائن گمبر تا ہڑپہ

تحصیل چیچہ وطنی میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول رقبہ کی تفصیل

نمبر شمار	نام قسم جنگلات	کل رقبہ	محل وقوع
1	ذخیرہ	11531.70 ایکڑ	
2	روڈ سائیڈ	102 کلومیٹر	ہڑپہ تا اقبال نگر، راوی پل تا شیخ فاضل
3	کینال سائیڈ	526 کلومیٹر	LBCD بر جی نمبر 359 تا 547 اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات

(ج) ضلع ساہیوال کی تحصیل ساہیوال میں 2016 تا 2017/9 لکڑی چوری کا کوئی کیس کسی تھانہ میں درج نہ ہے۔

ضلع ساہیوال کی تحصیل چیچہ وطنی میں سال 2016/7 تا 2017/9 تک لکڑی چوری کے تین عدد پرچہ جات درج ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

مقدمہ نمبر	تھانہ
200/17	کسووال
277/16	صدر چیچہ وطنی
123/17	صدر چیچہ وطنی

(د) ضلع ساہیوال کی ہر دو تحصیل میں محکمہ جنگلات کے کسی بھی ملازم کے خلاف لکڑی چوری کا کوئی بھی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

گجرات میں محکمہ جنگلات کا رقبہ اور شجرکاری سے متعلقہ تفصیلات

*9384: میاں طارق محمود: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کس کس جگہ کتنا کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں سال15۔2014، 16۔2015 اور17۔2016 کے دوران کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین اور گاڑیوں پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) اس ضلع میں ان سالوں کے دوران کتنی رقم خورد برد ہونے کا انکشاف ہوا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع گجرات میں جنگلات کا کل رقبہ4,175 ایکڑ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	رقبہ ایکڑ	نمبر شمار	نام جنگل	رقبہ ایکڑ
1	دھول جنگل	560	2	بہلول پور جنگل	53
3	پنڈی تاتار جنگل	303	4	نت جنگل	244
5	سادھوکی جنگل	34	6	کوٹلی گوھیاں	62
7	سیاں جنگل	37	8	گڑھی باہو جنگل	142
9	پرسوال جنگل	59	10	چیچاں جنگل	12
11	چک سپئر جنگل	157	12	شیخ پور جنگل	107
13	بھنڈ گراں جنگل	238	14	سدھوال برھمنان جنگل	366
15	رنگانوالہ جنگل	33	16	جلالپور صوبتیاں	276
17	کڑیانوالہ جنگل	389	18	ہانڈہ جنگل	57
19	رکھ ماڑی جنگل	105	20	بہلولپور جنگل	537
21	سمّاں موہلہ	152	22	ماڑی کھوکھراں	22
23	بڑ جنگل	79	24	کھدریالہ جنگل	10
25	کھڑکا جنگل	15	26	گڑھا جنگل	15
27	بھلوال غربی جنگل	12	28	گلیانہ جنگل	99
				میزان کل رقبہ:	4,175ایکڑ

(ب) ضلع گجرات میں سال15۔2014، 16۔2015 اور17۔2016 کے دوران شجرکاری پر جتنی رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

دوران سال15۔2014

نام جنگل	رقبہ شجرکاری	کل خرچ
منگووال۔ڈنگہ روڈ	33۔ایونیو میل	۔/3507240روپے
گجرات۔ڈنگہ روڈ	35۔ایونیو میل	۔/3719800روپے
اپر جہلم کینال	90۔ایونیو میل	۔/1773000روپے
دھول جنگل	115ایکڑ	۔/3795000روپے

دوران سال شجرکاری پر تیل کا کل خرچ:۔/2503800روپے

کل میزان: ۔/15298840روپے

2015-16

جلالپور جٹاں روڈ	13۔ایونیو میل	۔/2535000روپے
گجرات۔ڈنگہ روڈ	20۔ایونیو میل	۔/3130000روپے
اپر جہلم کینال	110۔ایونیو میل	۔/6105000روپے

دوران سال شجرکاری پر تیل کا کل خرچ:۔/561400روپے

کل میزان: ۔/12331400روپے

2016-17

کھاریاں۔ڈنگہ روڈ	60۔ایونیو میل	۔/9390000روپے
لالہ موسیٰ۔ڈنگہ روڈ	35۔ایونیو میل	۔/5477500روپے
دھول جنگل	68۔ایکڑ	۔/3400000روپے

دوران سال شجرکاری پر تیل کا کل خرچ: ۔/8963700روپے

کل میزان: ۔/27231200روپے

(ج) سرکاری ملازمین اور سرکاری گاڑیوں پر ان تین سالوں کے دوران جتنی رقم خرچ ہوئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	سرکاری ملازمین پر جتنی رقم خرچ ہوئی	گاڑیوں پر جتنی رقم خرچ ہوئی
2014-15	۔/1,42,96,108روپے	۔/10,85,000روپے
2015-16	۔/1,34,98,084روپے	۔/8,65,000روپے

2016-17۔ 1,43,15,059/-روپے 12,37,911/-روپے

(د) ان تین سالوں کے دوران کوئی رقم خُورد بُرد ہونے کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

بہاولپور: محکمہ وائلڈ لائف کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد اور ان کی کنڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*9417: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائلڈ لائف بہاولپور کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں کتنی قابل استعمال ہیں اور کتنی ناکارہ کھڑی ہیں نیز یہ کب سے ناکارہ ہیں اور کیا ان کی مرمت کا کوئی بندوبست ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(ج) یہ کب خریدی گئیں اور کس کمپنی کی ہیں یہ بسیں کیسے خراب ہوئیں یا accident ہوئیں اور کب ہوئیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس بہاولپور ریجن کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد 25 ہے۔

(ب) قابل استعمال گاڑیوں کی تعداد 11 ہے جبکہ ناقابل استعمال گاڑیوں کی تعداد 14 ہے۔ جن کی مرمت کے لئے فنڈز درکار ہیں۔ خراب / کھڑی گاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی نمبر	کب سے خراب کھڑی ہے	مرمت کے لئے اقدامات
1	BRM-2050	16-02-2010	محکمہ نے وزیراعلیٰ پنجاب کو مرمت طلب
2	BRM-2059	27-06-2010	گاڑیوں کے انجن کی تبدیلی اور اس کے لئے درکار
3	BRM-2060	07-10-2011	فنڈز کی فراہمی کی منظوری کے لئے ایک سمری
4	BRM-2047	31-12-2009	ارسال کی تھی جس کے تحت وزیراعلیٰ کی طرف
5	BRM-2046	24-04-2011	سے منظوری دے دی گئی تاہم محکمہ خزانہ کی
6	BRM-2065	2010-06-05	ہدایت کے مطابق ان گاڑیوں کے انجن تبدیلی
7	BRM-2051	2010-06-17	کے لئے علیحدہ سے فنڈز جاری نہیں کئے گئے بلکہ
8	BRM-2054	2013-09-23	محکمہ ہذا اپنے محدود سالانہ بجٹ میں سے ان
9	BRM-2055	2010-09-16	گاڑیوں کے مرحلہ وار انجن تبدیل کروا رہا

10	BRM-2056	2012-05-21	ہے علاوہ ازیں وائلڈ لائف کنزرویشن تنظیموں
11	BRM-2058	2009-09-30	کے تعاون سے بھی کچھ گاڑیوں کے انجن تبدیلی
12	BRM-2063	2008-07-15	کروائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں اب تک
13	BRM-2068	2010-09-16	محکمہ اپنے محدود فنڈز سے پانچ گاڑیاں مرمت
14	BRM-2069	2010-07-08	کروا چکا ہے جبکہ وائلڈ لائف کنزرویشن کے
			اداروں سے چار گاڑیاں مرمت کروائی جا رہی
			ہیں۔

(ج) سال 2005 میں خریدی گئی، Toyota Hilux ڈبل کیبن پک اپ گاڑیاں صحرائے چولستان میں قائم کی گئی وائلڈ لائف چیک پوسٹ پر ڈیوٹی سر انجام دیتی ہیں۔ مختلف اوقات میں گاڑیاں دوران ڈیوٹی کبھی کبھار خراب ہوتی رہتی ہیں اور مرمت ہو کر واپس اپنی ڈیوٹی پر چلی جاتی ہیں۔ گاڑیاں کسی حادثے کے نتیجے میں خراب نہیں ہوئیں۔ گاڑی خراب ہو جائے تو اسے متعلقہ ہیڈ کوارٹر پر لایا جاتا ہے۔ اور مرمت کروا کر دوبارہ صحرائے چولستان میں بھجوا دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات فنڈز کی کمی کی وجہ سے گاڑیوں کی مرمت میں تاخیر ہو جاتی ہے تاہم جیسے ہی فنڈز موصول ہوتے ہیں گاڑیاں مرمت کروائی جاتی ہیں۔

رمضان بازاروں میں اشیاء خورد و نوش کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

*9237: **محترمہ شُنیلا رُوت**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رمضان بازاروں میں ملنے والی اشیاء خورد و نوش کم معیار کی ہوتی ہیں؟

(ب) حکومت رمضان بازاروں میں معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ رمضان بازار میں ملنے والی اشیاء کم معیار کی ہوتی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی ماہ رمضان میں عوام کو معیاری اور کم قیمت اشیاء کی فراہمی اولین ترجیح ہوتی ہے۔ جس کے لئے ایک زبردست پلان ترتیب دیا جاتا ہے۔

1. رمضان بازاروں میں مہیا کئے جانے والے آٹے کی کوالٹی دو طرح سے چیک کی جاتی ہے۔ سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریز سے آٹے کے نمونے چیک کروائے جاتے ہیں، ناقص رپورٹ پر ملوں کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور ان کا کوٹا بھی بند کر دیا جاتا ہے۔
2. پھلوں اور سبزیوں کی کوالٹی مارکیٹ کمیٹی کا عملہ چیک کرتا ہے اور کم معیاری اور گلی ہوئی سبزیوں اور پھلوں کو ہٹا دیا جاتا ہے۔
3. ایگریکلچر فیئر پرائس شاپ پر فراہم کی گئی دالوں سبزیوں اور پھلوں پر 20% فنڈ کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ گل سڑ جانے والی اشیاء کو تلف کر دیا جاتا ہے اور ان کی جگہ فریش مال رکھا جاتا ہے۔ رمضان 2017 میں اس سلسلہ میں 1352.00 ملین روپے دیئے گئے۔
4. منسٹر اور سیکرٹری صاحبان کا ڈیوٹی روسٹر جاری کیا جاتا ہے جو کہ دوسرے انتظامات کے ساتھ اشیاء کا معیار بھی چیک کرتے ہیں اور روزانہ کی بنیادوں پر چیف سیکرٹری کو رپورٹ کرتے ہیں۔
5. اس کے علاوہ فوڈ اتھارٹی کا عملہ بھی اشیاء کا معیار، تاریخ تیاری اور میعاد ختم چیک کرتا ہے اور موقع پر سزا دیتا ہے۔

پنجاب میں جنگلات کے رقبہ اور درختوں سے متعلقہ تفصیلات

*9496: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) WHO کے معیار کے مطابق صوبہ میں کل کتنے رقبہ پر جنگلات ہونے چاہئیں اور اس وقت کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں نیز محکمہ، جنگلات کے رقبہ کو بڑھانے کے لئے کس پالیسی پر عملدرآمد کرتا ہے مالی سال 13-2012، 14-2013، 16-2015 اور 17-2016 میں صوبہ میں جنگلات کے رقبہ میں سال بہ سال کتنا اضافہ کیا گیا؟

(ب) نہروں کے کنارے اور سڑکوں کے کنارے، جنگلات لگے ہوئے رقبہ میں جب درخت اپنی اچھی عمر کو پہنچتے ہیں تو ان کو کاٹ کر revenue میں اضافہ اور ان کی جگہ دوسرے درختوں کے پودے لگانے کی کوئی پالیسی موجود ہے مالی سال 13-2012 تا 17۔ 2016 سال وار کتنے

درخت کاٹے گئے اوران سے سال بہ سال کتناrevenue خزانہ میں جمع ہوا اور کیا کاٹے گئے درختوں کی جگہ دوسرے درختوں کے پودے لگائے گئے؟

(ج) محکمہ جنگلات کے ماہرین نے کون کون سے پودے سڑکوں اور نہروں کے کناروں کے ساتھ لگانے کی سفارش کی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(میاں یاور زمان):

(الف) کسی بھی ملک میں تقریباً25فیصد رقبہ پر جنگلات ہونا ضروری ہے۔اس وقت صوبہ پنجاب میں تقریباً3.1فیصد پر جنگلات کا رقبہ ہے۔ محکمہ فارسٹ پالیسی پر عملدرآمد کرتا ہے جس کے تحت ترقیاتی اور غیر ترقیاتی سکیم ہائے کے ذریعے محکمہ اپنے رقبہ جات اور پرائیویٹ رقبہ جات پر درخت لگا کر جنگلات میں اضافہ کرتا ہے۔صوبہ پنجاب میں16,39,497 ایکڑ اور قطاروں کی شکل میں نہروں، سڑکات اور ریلوے لائن کے کنارے 29395 ایونیو مائل پر جنگلات کا رقبہ موجود ہیں۔

صوبہ پنجاب میں سال13-2012 تا سال17-2016 میں درج ذیل رقبہ جات پر جنگلات لگائے گئے:

وسطی زون

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار و سڑکات
2012-13	1482ایکڑ	154.5ایونیو مائل
2013-14	877.43ایکڑ	182.7ایونیو مائل
2014-15	864ایکڑ	277ایونیو مائل
2015-16	21ایکڑ	502ایونیو مائل
2016-17	1214.87ایکڑ	400.5ایونیو مائل
ٹوٹل	4459.3ایکڑ	1516.7ایونیو مائل

جنوبی زون

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار و سڑکات
2012-13	2067ایکڑ	349.80ایونیو مائل
2013-14	1906.30ایکڑ	216ایونیو مائل
2014-15	2135ایکڑ	153ایونیو مائل

2015-16	2226.60ایکڑ	101ایونیومائل
2016-17	3153.70ایکڑ	131ایونیومائل
ٹوٹل	11488.60ایکڑ	950.80ایونیومائل

شمالی زون

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار و سڑکات
2012-13	3167ایکڑ	207ایونیومائل
2013-14	2766ایکڑ	186ایونیومائل
2014-15	3119ایکڑ	78.5ایونیومائل
2015-16	3331ایکڑ	85ایونیومائل
2016-17	4932ایکڑ	401ایونیومائل
ٹوٹل	17315ایکڑ	957.5ایونیومائل

صوبہ پنجاب

سال	رقبہ جنگل	رقبہ انہار و سڑکات
2012-13	6716ایکڑ	711.3ایونیومائل
2013-14	5549.73ایکڑ	584.7ایونیومائل
2014-15	6118ایکڑ	508.5ایونیومائل
2015-16	5578.6ایکڑ	688ایونیومائل
2016-17	9300.57ایکڑ	932.5ایونیومائل
ٹوٹل	33262.9ایکڑ	3425ایونیومائل

(ب) صوبہ پنجاب میں سبز درختان کی کٹائی پر مکمل پابندی ہے مزید یہ کہ نہری جنگلات ریونیو حاصل کرنے کے مقاصد کے تحت نہیں لگائے جاتے تاہم سڑکوں اور نہروں کے کنارے کھڑے درختان میں سے جو درخت خشک ہو جاتے ہیں یا پھر جو درخت آندھی سے گر جاتے ہیں ان کو نیلام کیا جاتا ہے۔ نیلام شدہ درختان سے حاصل ہونے والا ریونیو خزانہ سرکار میں جمع کروادیا جاتا ہے۔ جس رقبہ سے درختوں کی کٹائی کروائی جاتی ہے۔ وہاں پر اور خالی رقبہ پر

فنڈز کی دستیابی پر شجر کاری کی جاتی ہے۔ سال 13۔2012 تا 17۔2016 میں جو درخت نیلام کیئے گئے ان سے جو ریونیو حاصل ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

وسطی زون

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012-13	9762	10,29,94,383
2013-14	8990	7,37,75,421
2014-15	12922	8,90,34,822
2015-16	8701	9,94,15,518
2016-17	6041	3,17,29,804
ٹوٹل	46416	39,69,49,948

جنوبی زون

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012-13	15555	25,36,04,000
2013-14	27769	28,76,80,000
2014-15	21821	19,12,18,000
2015-16	9194	7,35,59,000
2016-17	5747	9,08,55,000
ٹوٹل	80086	89,69,16,000

شمالی زون

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012-13	26534	22,51,88,114
2013-14	13646	19,45,32,013
2014-15	13811	17,10,55,427
2015-16	5583	3,22,83,753
2016-17	10900	3,59,47,481
ٹوٹل	70474	65,90,06,788

صوبہ پنجاب

سال	تعداد درختان نیلام شدہ	ریونیو کی رقم
2012-13	51851	58,17,86,497
2013-14	50405	55,59,87,434

2014-15	48554	45,13,08,249
2015-16	23478	20,52,58,271
2016-17	22688	15,85,32,285
ٹوٹل	196976	1,95,28,72,736

(ج) محکمہ جنگلات کے ماہرین جگہ اور آب و ہوا کو مد نظر رکھ کر مختلف پوداجات لگانے کی سفارش کرتے ہیں جن میں علاقہ کے حساب سے شیشم، پاپولر، سمبل، سفیدہ، ارجن، فراش، تُن، گل کین، جامن، توت، پھلائی، بکائن، ملبری، کیکر، املتاس، بوتل برش، نیم اور سرس وغیرہ تجویز کئے جاتے ہیں۔

پنجاب بھر میں سوسائٹیز، فرمز، کمپنیز اور مساجد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*9407: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں سوسائٹیز، فرمز اور کمپنیز کی رجسٹریشن کے لئے دفاتر موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مساجد، مدارس اور NGO's کو بھی یہی ادارہ رجسٹرڈ کرتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا اداروں کی رجسٹریشن کا اختیار رکھنے والی اتھارٹی کے پاس ان اداروں کی رجسٹریشن کے بعد کسی بھی مرحلے پر کسی بھی شکایات یا منظور کردہ شرائط کی خلاف ورزی یا حدود سے تجاوز کی صورت میں ان اداروں کو چیک کرنے، روکنے، انکوائری کرنے یا سزا دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے؟

(د) کیا حکومت گڈ گورنس کے قیام اور بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے قواعد میں موجود اس خامی کو دور کرتے ہوئے ان اتھارٹیز کو متعلقہ اختیار دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں سوسائٹیز، فرمز، این جی اوز کی رجسٹریشن کے لئے دفاتر موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج)

1. فرم کی رجسٹریشن پارٹنر شپ ایکٹ1932 کے تحت کی جاتی ہے اور اس ایکٹ کے تحت رجسٹرار کے پاس چیک کرنے کا اختیار ہے۔
2. سوسائٹیز کی رجسٹریشن۔سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ1860 کے تحت کی جاتی ہے اور اس ایکٹ میں رجسٹریشن کے بعد اس کی کسی شق کی خلاف ورزی کی صورت میں رجسٹرار کو اس کو کینسل کرنے کا اختیار نہ ہے تاہم ڈائریکٹوریٹ جنرل نے اس قانون میں مختلف ترامیم کر کے محکمہ کو بھجوائی ہیں جو زیر غور ہیں۔

(د) کیا حکومت گڈ گورنس کے قیام اور بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے قواعد میں موجود اس خامی کو دور کرتے ہوئے ان اتھارٹیز کو متعلقہ اختیار دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

جی ہاں! ڈائریکٹوریٹ جنرل نے ان خامیوں کے تدارک کے لئے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ1860 میں مختلف ترامیم تجویز کی ہیں جو کہ محکمہ کے زیر غور ہیں۔

سیالکوٹ میں سور کے شکار پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*9532: **چودھری طارق سبحانی**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجوات سیکٹر تحصیل و ضلع سیالکوٹ کے گردونواح میں سُور کے شکار پر محکمہ کی جانب سے پانچ سال قبل پابندی عائد کی گئی تھی اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سُور علاقہ میں کسانوں کی فصلوں کو تباہ کر رہے ہیں جس پر انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ سُور کے شکار کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) بجوات سیکٹر تحصیل و ضلع سیالکوٹ اور اس کے گردونواح کے 14319 ایکڑ رقبہ کو گیم ریزرو قرار دیا گیا ہے اور یہاں ہر قسم کے شکار پر پابندی ہے تاکہ یہاں موجود جانوروں اور پرندوں کی اقسام کو تحفظ دیا جا سکے تاہم علاقے کے زمیندار حضرات سور کی تلفی کے لئے ڈائریکٹر جنرل وائلڈ لائف اینڈ پارکس پنجاب سے خصوصی اجازت نامہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کو زمینداروں اور محکمہ زراعت کی طرف سے علاقہ میں سوروں کی طرف سے فصلوں کی تباہی کے باعث نقصان اٹھائے جانے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ بجوات سیکٹر نہ صرف سرحدی علاقہ ہے بلکہ گیم ریزرو بھی ہے۔ یہاں پائی جانیوالی قیمتی جنگلی حیات پاڑہ ہرن، تیتر اور ہجرت کر کے آنے والے پرندوں سرخاب اور مگھ وغیرہ کی نسل کے تحفظ کے پیش نظر علاقے میں شکار کی اجازت دینے کی ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے تاہم علاقے کے زمیندار اور کسان کسی قسم کے تحفظات کی صورت میں صرف سوروں کو تلف کرنے کا خصوصی اجازت نامہ کے حصول کے لئے ڈائریکٹر جنرل وائلڈ لائف اینڈ پارکس کے دفتر سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ڈی جی انڈسٹریز پرائسز و یٹس پنجاب میں

نئے سروس رولز اور ملازمین کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*9408: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ جنرل آف انڈسٹریز، پرائسز، ویٹس اینڈ میئرز پنجاب میں نئے سروس رولز بنے ہیں اور پرانے سروس رولز میں ترامیم کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو نقل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ان ترامیم پر محکمہ کے آفیسرز / آفیشلز نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا تو کیا ان تحفظات کو دور کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی کی سفارشات کیا تھیں اور کیا ان پر عمل کیا گیا اگر نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) مذکورہ بالا ڈائریکٹریٹ کے کلریکل / ٹیکنیکل سٹاف بی ایس۔1 تا بی ایس۔16 کی تمام کیڈر پوسٹس کی 2001 سے اب تک کوئی اپ گریڈیشن کی گئی تو کس سکیل سے کس سکیل میں کی گئی اگر نہیں کی گئی اور کوئی کیڈر / پوسٹ اپ گریڈیشن سے محروم رہی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا بی ایس۔16 کے statistician کی گریڈ بی ایس۔17 میں پروموشن کے لئے بھی اتنی اسامیاں رکھی گئی ہیں جتنی دیگر اور کیڈر کے لئے رکھی گئیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انڈسٹریز، پرائسز، ویٹس اینڈ میئرز پنجاب میں نئے سروس رولز بنے ہیں اور پرانے سروس رولز میں ترامیم کی گئی ہیں جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نئے سروس رولز 2016 پر محکمہ کے آفیسرز / آفیشلز نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا اور ان تحفظات کو دور کرنے کے لئے سروس رولز کمیٹی بنائی گئی

تھی۔اس کمیٹی نے تمام تحفظات کا جائزہ لینے کے بعد چند سفارشات پیش کی جو کہ مختلف اسامیوں کی اپ گریڈیشن کی وجہ سے ابھی تک محکمہ کے زیر غور ہیں۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ جنرل کے کلریکل / ٹیکنیکل سٹاف بی ایس۔1 تا بی ایس۔16 کی مختلف کیڈر کی پوسٹیں اپ گریڈ کی گئی ہیں جو کہ مختلف سکیل کی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسامیوں کو اپ گریڈ کرنا محکمہ / ڈائریکٹوریٹ کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔بلکہ محکمہ فنانس کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

(د) Statistician اور دیگر کیڈر کی پروموشن کے لئے نئے رولز میں وہی طریق کار رکھا گیا ہے جو کہ سابقہ رولز میں تھا اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: حزب اختلاف کے معزز ممبران نے آج اچھی ہدایت پر عمل کیا ہوا ہے۔آپ نے اپنے چیئرمین کی ہدایت پر عمل کیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔آپ سب معزز ممبران مہربانی کر کے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔میرے خیال میں آپ لوگوں نے باز نہیں آنا۔میاں محمود الرشید! آپ مہربانی کر کے اپنی نشست پر بیٹھ جائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی نشستوں پر واپس بٹھائیں۔اس طرح تو میں ایوان کی کارروائی نہیں چلا سکتا۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نہیں چاہتے کہ آج ایوان کی کارروائی مزید چلائی جائے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 27۔فروری 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔